

مولانا حفیظہ غلام محمد دستاوی

استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوآئندہ بار اٹھایا

اعتکاف: فضائل و مسائل

اعتکاف کیا ہے؟

اعتکاف عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ٹھہرنے اور اپنے آپ کو روک لینے کے ہیں۔

اصطلاح شریعت میں روزہ دار کا جماعت والی مسجد کے اندر بہ نیت اعتکاف اپنے آپ کو مخصوص چیزوں سے روک رکھنے کا نام ہے۔ (کتاب التعریفات: ۲۷)

ثبوت اعتکاف از قرآن:

فرمان باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَبَاسِرُوْهُنَّ وَاَلْتَمِعْكُمْ فِی الْمَسْجِدِ۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷) ترجمہ: اور ان بیبیوں (کے بدن) سے اپنا بدن بھی (شہوت کے ساتھ) مت ملنے دو جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو، جو کہ مسجدوں میں ہوا کرتا ہے، آیت مذکورہ اعتکاف کے معنی شرعی پر مصراحتاً دال ہے۔

ثبوت اعتکاف از حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام شب بیدار رہتے تھے، اپنے اہل کو بھی بیدار کرتے تھے اور عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ (المصحیح لمسلم: ۳/۱، کتاب الاعتکاف، باب الاجتہاد فی العشر الاواخر)

فضیلت اعتکاف:

جو شخص خلوص کے ساتھ رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور دو حج اور دو عمرہ کا ثواب ملتا ہے، نیز چالیس دن تک سرجہ اسلام کے محافظ کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور جو چالیس دن تک سرجہ اسلام کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دیتا ہے جیسا کہ نومولود بچے کا حال ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور: ۳/۷۴)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ محکف بحالت اعتکاف گناہوں سے باز رہتا ہی ہے

لیکن (مسجد سے نہ نکلنے کی وجہ سے) جن حسنت سے وہ محروم رہتا ہے وہ تمام حسنت بفضل الہی اس کے ذخیرہ حسنت میں جاری رہتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۲۷) حدیث مذکور میں اعتکاف کے دو مخصوص فائدے بیان کیے گئے ہیں:

(۱) محکف بوجہ اعتکاف سینات سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

(۲) بہت سے اعمال صالحہ جیسا کہ مریض کی عیادت، جنازہ میں شریک ہونا، اعزاء و اقرباء کے ساتھ ہمدردی و غم خواری اور دیگر اعمال صالحہ جو اعتکاف کی وجہ سے ترک ہو جاتے ہیں، ان کا اجر و ثواب بلا عمل کے ملتا رہے گا۔ واللہ اکبر!

نیز محکف فرض نماز باجماعت کا ثواب بھی حاصل کرتا رہتا ہے، بایں طور کے محکف فرض نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دوسری فرض باجماعت نماز کے انتظار میں رہتا ہے، تو اس کو ہمہ وقت فرض باجماعت ادا کرنے کا ثواب ملتا رہے گا، اور رمضان المبارک کی فضیلت الگ ہے، اگر خطا ہری حساب کیا جائے تو یہ ہو سکتا ہے کہ اعتکاف اکثر جامع مسجد میں ہو، جہاں ایک رکعت کا پانچ سو رکعات کے برابر ثواب ملتا ہے، تو چار رکعات کا ثواب $4 \times 500 = 2000$ دو ہزار، اور جماعت کا ستائیس گنا ثواب ہوتا ہے، اس لئے $21 \times 2000 = 42000$ چوبیس ہزار پھر رمضان شریف میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہوتا ہے تو $40 \times 54000 = 2160000$ ستر لاکھ اسی ہزار، تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ محکف کو ہر وقت ستر لاکھ اسی ہزار فرض پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے، اور اللہ جل شانہ کی رحمت کا کیا ٹھکانہ ہے، صرف چار رکعات ہی سے خوش ہو جائیں، تو قیامت کے دن میزانِ عمل کے پڑے کو بھر دیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ اعتکاف کی اہمیت و عظمت اور قدر و قیمت ہمارے قلوب و اذہان میں پیدا فرمائیں اور امتثال اعتکاف سنت کی توفیق ارزانی نصیب فرمائیں۔ آمین!

حکمت اعتکاف مع وجہ مشروعیت: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ”کہ مسجد میں اعتکاف کرنا یعنی سب سے کٹ کر اور سب سے ہٹ کر اپنے مالک کے آستانہ پر جا پڑنا، جمعیتِ خاطر کا سبب ہے، دل کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اس سے عبادت کیلئے یکسوئی حاصل ہوتی ہے، اعتکاف ملائکہ سے مشابہت پیدا کرنے کا بہترین وسیلہ بھی ہے، اور اس میں شب قدر کی تلاش میں لگ جانا بھی ہے، اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف پسند فرمایا ہے، آپ ﷺ ہر سال اہتمام سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے اس کو مسنون کیا ہے۔“ (ج۱ اللہ الباقی: ۹۷) نیز اعتکاف اپنی روح اور اصل کے اعتبار سے مقاصدِ صوم کی تکمیل، اور ہر طرف سے یکسو ہو کر اللہ سے لو لگانا، اور اپنا تعلق وابستہ کرنا ہے۔

محکف کی مثال: محکف کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو مولائے کریم کی چوکت پر اپنا سر رکھ دے اور یوں گویا ہو کہ اے میرے رب! اے میرے رب! ایک نہایت گنہگار بندہ جس نے دنیا کا کوئی گناہ نہیں چھوڑا، آپ کے

دروازے پر آیا ہے، آپ معاف فرمادیں یا گرفت فرمائیں، آپ کے در کے سوا اس کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، اگر چہ میرا جیسا اور کوئی ذلیل و خوار نہیں ہے، مگر اے کریموں کے کریم! آپ جیسا کوئی کرم فرمانے والا اور معاف فرمانے والا بھی کوئی نہیں ہے، اس لئے جب تک آپ میری مغفرت و بخشش نہ فرمادیں اور رحم و کرم غفوکرم کا معاملہ نہ فرمائیں، میں اپنا سر نہ اٹھاؤں گا، گویا وہ یوں کہتا ہے ۔

کھٹکھٹاتا ہوں تیری چوکھٹ میں کیا ٹھکانہ گردن دے ہیہات تو
گو کیہ المصیبت انسان ہوں میں ہے مگر رخن مخلوقات تو
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے بھی دل کی حسرت بھی آرزو ہے

اگر حقیقت حال دل بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات کریم سے قوی ترین امید ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے، کیوں کہ رحمت الہی بہانہ می جوید بہانہ می جوید۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ۔

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے
خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے حال کہ آگ لینے کو جائیں تو تیسیری مل جائے

اگر ہم حصول فضیلتِ اعتکاف سنت کی خاطر دنیا و مافیہا سے منقطع ہو کر آستانہ خداوندی پر جا پڑے تو حصول نوازشاتِ الہی و رحمتِ الہی کے سلسلہ میں کیا تامل و تردد ہو سکتا ہے۔

مذکورہ بالا معروضات سے پتہ چلا کہ اعتکاف اپنی مغفرت و بخشش کرانے، خدا کو راضی کر لینے اور جنت الفردوس حاصل کرنے کا آسان اور بہترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمام مسلمانوں کو اس آسان اور بہترین عبادت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں!

اقسام اعتکاف: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) سنت (۳) مستحب۔

(۱) اعتکاف واجب: اگر کسی شخص نے نذر و منت مانی خواہ وہ نذر مطلق ہو یا مقید، اسے اعتکاف واجب کہتے ہیں، نذر مطلق کی مثال یہ ہے کہ بندہ کہے کہ میں حصولِ رضائے الہی کے خاطر ایک روز یا سہ روز کا اعتکاف کروں گا۔ اور نذر مقید کی مثال یہ ہے کہ بندہ کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا۔

(۲) اعتکاف سنت: رمضان المبارک کے اخیر عشرے میں اعتکاف کرنا اعتکاف سنت کہلاتا ہے، اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر کسی ایک شخص نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب اہل محلہ بلکہ اہل شہر کی طرف سے کافی ہوگا، اور کسی نے بھی نہیں کیا تو سب ترک سنت کی وجہ سے گنہگار ہوں گے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ میں رمضان المبارک کو

بعد از عصر قبل از غروب آفتاب بہ بیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو جائے اور اتیس رمضان المبارک بعد از روزیت ہلال یا تیس تاریخ کو بعد از غروب آفتاب واپس آجائے۔

(۳) اعتکاف مستحب: اس کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اور نہ پورا دن شرط ہے جتنا چاہے حسبِ گنجائش کر سکتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت صرف اعتکاف کی نیت کر لے جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا اور جب مسجد سے نکل جائیگا تو اعتکاف ختم ہو جائے گا، یہی امام محمد کا قول ہے جو مفتی بہ ہے۔ (رد المحتار ۳/۴۳۰/۴۳۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

شرائط اعتکاف: اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے مسلمان اور عاقل ہونا، نیت، مرد کا جنابت اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا، نیز ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جس میں بیچ و تہ نماز ادا کی جاتی ہو شرط ہے، اعتکاف واجب و سنت کے ساتھ روزہ رکھنا بھی لازم و ضروری ہے۔ (بدائع الصنائع: ۵/۳، کتاب الاعتکاف)

مسائل اعتکاف:

اعتکاف عشرۃ اخیرۃ رمضان سنت مؤکدہ و کفایہ ہے:

(۱) مسئلہ: اعتکاف جملہ محلّہ والوں کیلئے سنت مؤکدہ کفایہ ہے، اگر تمام محلّہ والوں کی طرف سے ایک شخص بھی اعتکاف کیلئے بیٹھ جائے تو جملہ محلّہ والوں کا ذمہ فارغ ہو جائے گا، لیکن اگر پورے محلّہ میں سے کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کیلئے نہ بیٹھے تو تمام محلّہ والے گنہگار ہونگے (فتاویٰ حقایق: ۱۹۷/۴) قال ابن عابدین: ”(ومن مؤکداً) ای استیناناً مؤکداً بمعنی انه طلب طلباً مؤکداً زیادة علی بقیة النوافل، و لهذا کانت السنة المؤکدة قریبة من الواجب فی لحوق الاثم. کما فی البحر. و يستوجب تاركها التذلیل والولم کما فی التحریر“۔ (رد المحتار ۲/۴۵۱، کتاب الصلوة، باب التویر، مطلب فی السنن والنوافل) قال العلامة محمد عبد الحیّ والصحیح الذی علیہ جمهور الفقهاء هو انه سنة مؤکدة فی العشر الاواخر من رمضان علی سبیل الاستیعاب کفایة علی اهل کل بلدة. (حاشیة الہدایة مع الدرر البیضاء ۲۰۹/۱ کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

بوقت ضرورت اعتکاف سے نکلنا: (۲) مسئلہ: جان و مال یا کسی ممکنہ یقینی خطرہ کی وجہ سے اعتکاف کو چھوڑنا جائز ہے ایسی حالت میں ضرورت شدیدہ کی وجہ سے اگر مستکف باہر جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا لیکن گنہگار نہ ہوگا تاہم اگر مسجد سے انہدام کی وجہ سے یا جبراً مسجد سے نکالے جانے کی صورت میں فوراً دوسری مسجد میں داخل ہو جائے تو اعتکاف برقرار رہے گا۔ قال العلامة الحصکفی: ”واما ما لا یغلب کالجاء غریق وانهدم مسجد فمسقط

للإثم للبلطان، وإلّا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال خلافاً لما فصله الزيلعي وغيره۔ قال ابن عابدين: تحت قوله: ”(خلافاً لما فصله الزيلعي) حيث جعل الخروج لعيادة المريض والجنّاة وصلواتها وإنجاء الفريق والحريق والجهاد إذا كان النفيراً عاماً وأداء الشهادة مفسداً، بخلاف خروجه إلى مسجد آخر بالهدام المسجد أو تفرق أهله لعدم صلوات الخمس فيه، وإخراج ظالم كرهاً وخوفاً على نفسه أو ماله من المكابرين۔“ (ردالمحتار: ۳/۳۳۸/۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، تبين الحقائق ۲/ ۲۹۱۳۳۸ باب الاعتكاف، كتاب الصوم)

روزہ فاسد ہونے سے اعتکاف کا حکم:

(۳) مسئلہ: اعتکاف مسنون و واجب، دونوں کیلئے روزہ رکھنا شرط ہے اس لئے اگر کسی عذر کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو اعتکاف بھی باقی نہیں رہتا، البتہ اگر بلاصوم اعتکاف میں بیٹھا رہا تو نفلی اعتکاف شمار ہوگا۔ لما قال العلامة الحصكسي: ”(و شرط الصوم) لصحة (الاول) اتفاقاً (فقط) على المذهب۔“ قال العلامة ابن عابدين: ”قلت ومقتضى ذلك ان الصوم شرطاً ايضاً في الاعتكاف المسنون لانه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلاصوم لمرض أو سفر، ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلاً فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية۔“ (ردالمحتار: ۳/۳۳۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف) ”لما قال برهان الدين المرغيناني: قال الاعتكاف مستحب والصحيح انه سنة مؤكدة لان النبي صلى الله عليه وسلم واظب عليه في العشر الاواخر من رمضان والمواظبة دليل السنة وهو اللبث في المسجد مع الصوم والصوم من شرطه ثم الصوم شرط لصحة الواجب منه رواية واحدة (اي ليس فيه اختلاف)۔“ (الهداية: ۱/۲۰۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

غسل جمع و غسل تبرید کیلئے مسجد سے باہر نکلنا شرعاً جائز نہیں: (۴) مسئلہ: مکلف کا غسل فرض کے علاوہ مثلاً غسل جمع و غسل تبرید (جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے نہانا) کیلئے مسجد سے نکلنا شرعاً درست نہیں اسلئے کے غسل جمع و غسل تبرید ضروریات طبعیہ و مامورات شرعیہ میں سے نہیں، ہاں اگر ضروریات طبعیہ کے نکلنا ہو تو تجلّت (جلدی سے) غسل جمع و غسل تبرید برطابق سنت کر لے، اور زائد کو ترک کر دے ”(و حرم عليه) على المعتكف (الخروج) الحاجة الانسان طبعية كبول وغائط وغسل لواحتم ولا يمكنه الانسان في المسجد كذا في النهر۔ (او) شرعية كعباد واذان لومؤذنا وباب المنارة خارج المسجد۔“ (الدر المختار، رد المحتار: ۳/۳۳۵، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف)

معتکف جمعہ پڑھنے کے لئے کتنی دور تک جاسکتا ہے: (۵) مسئلہ: اگر محلے کی مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو معتکف کے لیے شرماء جمعہ پڑھنے کے واسطے مصر (شہر) جانے کی اجازت ہے، اگر مصر (شہر) دور ہو تو قبل از زوال اپنی مسجد سے جمعہ پڑھنے کیلئے روانہ ہو سکتا ہے، تاہم ایسے وقت پر روانہ ہونا چاہیے کہ وہاں پہنچ کر اطمینان کیساتھ سنتیں اور فرض پڑھ سکے، فرض پڑھنے کے فوراً بعد اپنی مسجد کو واپس آجائے لیکن بقیہ سنتیں پڑھنے کے لئے اگر وہیں ٹھہر جائے تو اس سے اعکاف فاسد نہیں ہوتا۔ ”ویخرج للجمعة حين تزول الشمس ان كان معتكفه قريباً من الجامع بحيث لو انتظر زوال الشمس لا تفوته الخطبة والجمعة واذا كان بحيث تفوته لم ينتظر زوال الشمس لكنه يخرج في وقت يمكنه ان يأتي الجامع فيصلي اربع ركعات قبل الاذان عند المنبر وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصلي اربع ركعات او مستأ على حسب اختلافهم في سنة الجمعة كذا في الكافي“۔ (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب صوم، الباب السابع في الاعتكاف)

قال العلامة طاهر ابن احمد بن عبد الرشيد: ”وعن محمد انه ان كان منزله بعيداً من الجامع يخرج حين ترى انه يبلغ الجامع عند النداء وان كان خروجه قبل الزوال هو الصحيح“۔ (خلاصة الفتاوى ۱/۱۶۷، كتاب صوم، الفصل السادس في الاعتكاف)

کیا معتکف کے لئے نماز جنازہ پڑھنا درست ہے؟: (۶) مسئلہ: معتکف کا جو بی اور مسنون اعتکاف سے نماز جنازہ کے لئے بلا ضرورت ٹکنا مفید اعتکاف ہے، البتہ اگر ابتداء میں نماز جنازہ وغیرہ کیلئے ٹکنے کی شرط رکھی جائے تو اس صورت میں نماز جنازہ کا پڑھنا یا پڑھنا مفید اعتکاف نہیں لیکن بغیر شرط کے نماز جنازہ پڑھنے یا پڑھانے کیلئے ٹکنا فساد اعتکاف کا ذریعہ ضرور ہے، تاہم نقلی اعتکاف میں توسع کی بناء پر بغیر استثناء کے ٹکنا مفید اعتکاف نہیں۔ لہذا قال العلامة عالم بن العلاء: ”ولا يخرج لا كله وشربه ولا لعيادة المريض ولا لصلوة الجنازة... ولو شرط وقت النذر والالتزام ان يخرج الى عيادة المريض و صلوة الجنازة وحضور مجلس العلم يجوز له ذلك... واما في الاعتكاف النفل فلا بأس بان يخرج بعذر او بغیر عذر“۔

(الفتاوى التاتارخانية: ۱۳۴/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف)

معتکف کی موت پر اعتکاف کی تکمیل کا حکم: مسئلہ (۷) اگر معتکف دوران اعتکاف انتقال کر جائے تو کسی اور کا اس کی جگہ اعتکاف میں بیٹھنا ضروری ہے۔ کیونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں پورے دس دن کا اعتکاف کرنا سنت ہے چند ایام اعتکاف کرنے سے سنت ادا نہیں ہوتی، موت واقع ہونے کی صورت میں معتکف نے اعتکاف پورا نہیں کیا کیوں کہ اس کا اعتکاف عشرہ تک نہ رہا، اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص اعتکاف پر نہ بیٹھا تو پوری بستی پر ذمہ داری باقی رہے گی۔ قال العلامة ابن عابدین: قوله: ”(ای سنة كفاية) نظيرها اقامة الترويح

بالجماعة، فاذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقيين فلم يأتوا بالمواطبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأنتموا بترك السنة المؤكدة لما دون الم ترك الواجب“۔ (رد المحتار: ۳/۴۳۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

”قال العلامة محمد عبد الله: هو سنة مؤكدة كفاية اذا قام بها البعض سقط الاخرين۔ (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية ۱/۳۲۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

دوران اعتکاف عورت کا حائضہ ہو جانا: مسئلہ (۸) دوران اعتکاف عورت اگر حائضہ ہو جائے تو حیض آتے ہی اعتکاف فاسد (ختم) ہو جائیگا، حیض ختم ہوتے ہی طہر کی حالت میں عورت پر ایک دن کے اعتکاف کی قضاء روزہ کیساتھ ضروری ہے۔ ”اذا فسد الاعتكاف الواجب وجب قبضائه فان كان اعتكاف شهر بعينه اذا فطر يوما يقضى ذلك اليوم وان كان اعتكاف شهر بغير عينه يلزمه الاستقبال سواء افسده بصنعه من غير عذر كالخروج والجماع ولاكل في النهار أو بعذر كما اذا مرض فاحتاج الى الخروج أو بغير صنعه كالحيض والجنون والاعماء الطويل۔“ (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراتہ، بدائع الصنائع: ۳/۳۴، كتاب الصوم، فصل في حكمه إذا فسد، رد المحتار ۳/۴۳۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

دوران اعتکاف اخبار و رسائل پڑھنا: مسئلہ (۹) دوران اعتکاف اخبار و رسائل پڑھنا اور اسی طرح خبریں سننے کی غرض سے ریڈیو اپنے پاس رکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اخبارات میں اکثر عریاں تصویریں ہوتی ہیں اور ویسے بھی مسجد کے اندر تصاویر اور آلات لہو و لعب لے جانا شرعاً جائز نہیں، اخبار پڑھنے اور خبریں سننے میں ضیاع وقت لازم آتا ہے، اسلئے کسی محکف کیلئے ریڈیو سے خبریں سننا اور اخبارات دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ محکف فحش کو دوران اعتکاف ان امور میں مشغول ہونا چاہیے جو رضائے الہی کا سبب بنے مثلاً قرآن کریم کی تلاوت احادیث مبارکہ اور اپنی دینی کتابوں کا مطالعہ کثرتِ نوافل اور ذکر الہی۔ لہذا قال العلامة الحصكفي رحمه الله: ”(و تكلم الا بخير وهو ما لا اثم فيه، ومنه المباح عند الحاجة اليه لا عند عدمها... (كقراءة قرآن وحديث وعلم) وتدریس فی سیر الرسول علیہ الصلاۃ والسلام وقصص الانبياء علیہم السلام وحکایات الصالحين وكتابة امور الدين“۔ (الدر المختار) (رد المحتار: ۲/۴۴۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

”ويلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه وسير النبي صلى الله عليه وسلم والانبياء عليهم السلام واخبار الصالحين وكتابة امور الدين كذا في فتح القدير....“ (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومظلة البحر الرائق: ۲/۵۳۲،

کتاب الصوم، باب الاعتکاف، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ: ۵۱۴/۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف مکروہات الاعتکاف و آدابہ)

”ولا یتکلم الا بخیر“ (مجمع البحرین و ملتقى النیرین فی الفقہ الحنفی: ص ۲۱۶، فصل فی الاعتکاف، مجمع الانہر فی شرح ملتقى الا بحر: ۳۸۰/۱: کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا: مسئلہ (۱۰) عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا احناف کے ہاں جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں، عورتیں گھر کے کسی بھی کونے میں پردہ لگا کر اعتکاف کر سکتی ہیں دوسرے یہ کہ عورتوں کا نماز کے لئے گھر کے اندر کوئی خاص جگہ مقرر کرنا ضروری نہیں، جہاں بھی ممکن ہو نماز بلا کراہت ادا کی جاسکتی ہے، تاہم جہاں تک ہو سکے پردہ میں نماز ادا کی جائے تو بہتر ہے۔ ”والمرأة تعتکف فی مسجد بیتھا و یشرط فی حقھا ما یشرط فی حق الرجل فی المسجد“۔ قال: ”(والمرأة تعتکف فی مسجد بیتھا) و هو الموضوع الذی اعدتہ للصلوة“۔ (و یشرط فی حقھا ما یشرط فی حق الرجل فی المسجد) لأن الرجل لما کان اعتکافه فی موضع صلاته و کانت صلاتھا فی بیتھا افضل کان اعتکافھا افضل، قال صلی اللہ علیہ وسلم ”صلاة المرأة فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی مسجد بیتھا، و صلاتھا فی مسجد بیتھا افضل من صلاتھا فی صحن دارھا، و صلاتھا فی صحن دارھا افضل من صلاتھا فی مسجد حیھا، و بیوتھن خیر لھن لو کن یعلمن“۔ (الاختیار لتعلیل المختار: ۱/۱۷۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

”و تعتکف المرأة فی مصلى بیتھا و الخروج ساعة لغير ضرورة مفسد“۔ (مجمع البحرین و ملتقى النیرین: ۲۱۵، کتاب الصوم، فصل فی الاعتکاف) ولما قال العلامة الحصکفی: (او) لبث (امراة فی مسجد بیتھا)... و لا تخرج من بیتھا اذا اعتکفت فیہ۔ (الدر المختار)

قال ابن عابدین: قوله (فی مسجد بیتھا) و هو المعد لصلاتها الذی یندب لھا، و لكل احد اتخاذه کما فی البزازیة۔ (رد المختار: ۳/۲۹، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

معتکف کا ضرورتاً مسجد سے باہر نکلنا اور چلتے چلتے کسی سے بات کرنا: (۱۲) مسئلہ: اگر کوئی معتکف دوران اعتکاف کسی ضرورت کے تحت مسجد سے نکل کر چند باتیں کر لیں تو کوئی حرج نہیں، ہاں البتہ اگر بلا ضرورت محض باتوں کے لئے نکلے تو اس صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت باتوں سے اجتناب کیا جائے۔ قال ابن نجیم: ”و اما التکلم بغير خیر فانه یکره لغير المعتکف فما ظنک للمعتکف اھ۔ و ظاہرہ ان المراد بالخیر هنا ما لا اثم فیہ فیمثل المباح و بغيره الخیر مافیہ اثم، و الأولى تفسیرہ لما فیہ

ثواب یعنی اٹھ یکرہ للمعتکف ان یتکلم بالمباح بخلاف غیرہ ولہذا قالو . الکلام المباح فی المسجد مکروہ یا کل الحسنات کما تا کل النار الحطب“.

(البحر الرائق: ۵۳۱/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

”قال طاهر بن احمد ابن عبد الرشید: واذا خرج لبول او غائط لا یمکن فی منزله بعد الفراغ من الطهور“ . (خلاصۃ الفتاویٰ ۲۶۷/۱، باب الإعتکاف، جنس آخر، کتاب الفقہ علی المذاهب

الاربعة: ۵۱۴/۱، کتاب الصوم، باب الإعتکاف، مکروہات الإعتکاف وآدابہ)

بیڑی، سگریٹ پینے کیلئے مسجد سے نکلتا: (۱۳) مسئلہ: اگر ایسا شخص متکف ہو جسے بیڑی، سگریٹ، یا حقہ پینے کی عادت ہو تو محض اسی غرض سے مسجد کے باہر جانا جائز نہیں، کیونکہ بیڑی سگریٹ اور حقہ نوشی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو متکف کے حوائج طبی میں شمار ہو سکے اور یہ چیزیں متکف کیلئے زیانہیں، البتہ اگر حقہ، بیڑی، یا سگریٹ پینے بغیر گزارہ انتہائی دشوار ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ (تفائے حاجت) پیشاب پاخانہ کیلئے جائے تو اس کام سے بھی فارغ ہو جائے پھر مسواک سے منہ کو خوب صاف کر لے۔ لہذا قال العلامة الحصفی: ”(الخروج الا لحاجة الا لسان) طبعیۃ کبول و غائط و غسل لو احتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد کذا فی النہر أو شرعیۃ کعبد و اذان لو مؤذنا و باب المنارة خارج المسجد... (فلو خرج) ولو نا سیا (ساعة) زمانیۃ لا رملیۃ کما مر (بلا عذر فسد)“ . (الدر المختار) (رد المحتار: ۴۳۷/۳۵/۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف) لہذا العلامة حسن بن عمار بن علی الشر نبالی: ”(ولا یخرج منه) من معتکفہ فی شمل المرأة المعتکفۃ بمسجد بیتھا... (الاحاجۃ شرعیۃ) کالجمعة... أو حاجة طبعیۃ، کالبول و الغائط و ازالة نجاسة... (فان خرج ساعة بلا عذر فسد الواجب)

(حاشیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح: ۷۰۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

قال العلامة الکاسانی: ”فان خرج من المسجد لغیر عذر. فسد اعتکافہ فی قول ابی حنیفۃ وان کان ساعة. (بدائع الصنائع ۲۹/۳ کتاب الاعتکاف فصل فی رکن الاعتکاف، مجمع البحرین و ملتقى النیرین فی الفقہ الحنفی: ۵۱۲، فصل فی الاعتکاف، مجمع الانہر فی شرح ملتقى الابحر: ۸۷۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف)

اخراج رتھ کیلئے مسجد سے باہر نکلتا: متکف کا اخراج رتھ (ہوا خارج کرنا) کے لئے مسجد باہر نکلتا شرعاً درست ہے، اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ واذافسا فی المسجد لم یر بعضہم بہ باسا، وقال بعضہم: اذا احتاج الیہ

یخرج منه وهو الاصح (الفتاویٰ الہندیۃ: ۳۲۱/۵، افضل الناس)